بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

REGD NO P/GDP 3

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۸ — شمارہ ۳۷

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسہ

The Weekly BADR Qadian Pin. 143516.

۲۷ شوال ۱۳۹۹ ہجری — ۲۰ تبوک ۱۳۵۸ ہش — ۲۰ ستمبر ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ — مرکز قادیان

قادیان ۱۷ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مؤرخہ ۹/۹ کی اطلاع مظہر ہے کہ

" فلو کی وجہ سے کمزوری ابھی باقی ہے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۷ تبوک (ستمبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کشمیر کے دورہ پر ہیں۔ تازہ اطلاع کے مطابق خیر و عافیت سے ہیں اور مختلف جماعتوں کا تربیتی دورہ فرما رہے ہیں۔ دورہ کی کامیابی اور بعافیت مراجعت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔

مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں

الحمد للہ ؕ

احمدی ڈاکٹر وہ ہے جو خدا سے مخلوقِ خدا کی خدمت کا عہد کرتا ہے

طبی ماہرین کو جدید طبی تحقیقات سے آگاہ رہنا چاہیئے!

ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے ایک اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

مؤرخہ ۲۹ راگست کو ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے ازراہِ شفقت ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے ممبران کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ اپنے ارشادات سے نوازا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبران کی توجہ ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کی طرف مبذول کروائی اور بڑے دلنشین پیرائے میں یہ ذہن نشین کروایا کہ ڈاکٹروں کی اس ایسوسی ایشن کا مقصد یہ ہے کہ اجتماعی اور منظم طریق پر مخلوقِ خدا کی خدمت کی جائے۔ اور دنیا میں جہاں جہاں لوگوں کو علاج کی سہولتیں میسر نہیں وہاں پر احمدی ڈاکٹر پوری محنت، تندہی اور اخلاص کے ساتھ خدمت کے لئے تیار ہو اور دعا کے ذریعہ، دوا کے ذریعہ اور اس یقین کے ساتھ کہ شفا انسانی کوشش سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے حاصل ہوتی ہے۔ بیمار انسانیت کی خدمت پر کمربستہ رہے اور اس خدمت کے عوض کسی معاوضے کا خواستگار بھی نہ ہو۔

موجودہ وقت کی دو اہم ضروریات کا ذکر فرماتے ہوئے حضور نے مجلس نصرت جہاں کے پروگرام کا تفصیل سے ذکر فرمایا کہ کس طرح سے اس کام کی ابتداء ہوئی اور پھر کس طرح مختلف اوقات میں ۳۶ کے لگ بھگ احمدی ڈاکٹروں نے اس کام کو کامیاب کرنے کے لئے کوششیں کیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کی بارشوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ مخلوق کی خدمت بھی کی، جماعت کا وقار بھی قائم کیا اور خود اپنے لئے بھی دنیاوی اور دینی نعماء کو حاصل کیا۔ مجلسِ نصرت جہاں کے زیرِ انتظام طبی خدمات سرانجام دینے کا کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے۔ اسی ضمن میں حضور نے اس کام میں مدد کرنے اور اسے کامیاب بنانے میں ایسوسی ایشن کے ممبران کو حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ دوسری اہم ضرورت ہمارے ملک کی ہے جہاں ۸۰ فیصد عوام کو صحیح طبی امداد میسر نہیں ہے۔ یہاں پر بھی ایک احمدی ڈاکٹر اپنی محنت، اپنے خلوص، اپنی دعاؤں اور اپنے نیک نمونے کے ذریعے سے بے لوث خدمت سرانجام دے سکتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے ایک واقعہ بیان فرماتے ہوئے یہ واضح کیا کہ قومی خدمت کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے ذہین اور قابل بچوں اور نوجوانوں کی دیکھ بھال کریں اور ان کے ذہنوں کو پورے طور پر نشو و نما پانے، علم حاصل کرنے اور ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا انتظام کریں۔ وہاں ان نوجوانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ جب اس علاقے کو جہاں سے انہوں نے سب کچھ حاصل کیا، ان کی خدمت کی ضرورت پڑے تو وہ ہر قسم کے دنیاوی عیش و آرام، عزت و دولت کو چھوڑ کر اپنے پسماندہ علاقے کے لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے واپس آجائیں۔ یہی وہ طریق ہے جس پر عمل کر کے ہم صحیح قومی خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔

احمدی ڈاکٹر وہ ہے جس نے خدا سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ مخلوقِ خدا کی خدمت کرے گا۔ اور اس کام کو مخلصانہ اور بے لوث انداز میں سرانجام دے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس عہد کو جو خدا سے باندھا گیا ہے پورا کیا جائے۔

پھر حضور نے قرآن کریم کی دعا رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دعا ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ہمارا علم قلیل ہے اور ہمیں ہر وقت اس کے بڑھنے کے لئے دعا اور کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ موجودہ زمانے کی مختلف میڈیکل ریسرچز کا ذکر فرماتے ہوئے حضور نے ممبران کو یہ ترغیب دلائی کہ وہ اُن سے باخبر رہیں اور اپنی خصوصی ٹریننگ اور تعلیم کو کام میں لاتے ہوئے ان نئی ریسرچز کے اوپر اپنے تجربات بھی کرتے رہیں تاکہ صحیح صورتِ حال سامنے آجائے۔ خصوصی طور پر وٹامن ای اور پر وپالس کی خصوصیات کا ذکر فرمایا۔ اس کے علاوہ بعض پرانی ادویات کا ذکر بھی فرمایا۔ کہ ان پر ریسرچ کی ضرورت ہے میڈیکل ایسوسی ایشن کو حضور نے ذمہ دار بنایا کہ اس کام کو کرنے کے لئے ایک منظم طریق پر کوشش کی جائے باہر کے ممالک میں شائع ہونے والے رسالے اور لٹریچر حاصل کیا جائے اور اپنے ممبران کو ان سے باخبر رکھا جائے۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا جائے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے امام ایدہ اللہ کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ایدہ اللہ کی نگرانی میں مخلوق خدا کی خدمت کا موقع عنایت فرمائے اور ہمارے کام میں برکت ڈالے آمین :: (الفضل ۹/۷۹ م)

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ

۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۸ ہش

(مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۷۹ء) کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ مبلغین کرام اور احبابِ جماعت مطلع رہیں۔ اور ابھی سے اس مبارک اور روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں۔ وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی شرکت کر کے مستفید ہو سکتے ہیں :

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان :

بشکریہ روزنامہ بدر قادیان
مؤرخہ ۲۰ تبوک ۱۳۵۸ ہش

حضرت امام مہدی علیہ السلام
اپنے مولیٰ کے حضور میں!

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اور اس دعویٰ کی تصدیق میں آسمانی، زمینی اور انفسی ہزارہا نشان دُنیا کو دکھائے۔ لاکھوں سعید روحیں آپؑ کی صداقت کی قائل ہوئیں اور آپؑ پر ایمان لاکر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ مگر ایک دُنیا اب بھی آپ کی صداقت کی منکر ہے۔ اور آپؑ کو اپنے دعویٰ میں کاذب جانتی ہے ایسے لوگوں سے ہم قرآنی تعلیم کے مطابق یہی کہیں گے۔ کہ اس مامور کے مان لینے میں آپ کا کچھ نقصان نہیں۔ کیونکہ اِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ .... الآیۃ اگر یہ مدعی ماموریت اپنے دعویٰ میں کاذب ہے تو تمہیں کچھ اندیشہ نہیں۔ تمہیں اس کی کچھ فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی کے کذب کا وبال اُسی پر پڑے گا۔ اور اگر یہ سچا ہے تو تمہیں مبارک ہو کہ اس مامور ربانی کی آمد کے ساتھ جو بشارات اور جو افضال و انعامات وابستہ ہیں، ان کے تم وارث ہوگے۔ (سورۃ مومن آیت ۲۸)

پس یہ کیا خوب سودا ہے کہ جس میں نفع کی اُمید ہے اور اگر خدانخواستہ نفع نہ بھی ہوا تو کم از کم نقصان کا تو امکان ہی نہیں ہے!!

لیکن بیشتر لوگ اس نفع بخش سودے پر راضی نہ ہوئے بلکہ اُلٹا مخالفت پر کمر باندھی اور اپنی تمام تر تدبیروں سے آپؑ کو اور آپؑ کے مشن کو نیست و نابود کرنا چاہا — بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السّلام نے بڑے پیار سے انہیں یہ حقیقت سمجھائی۔ کہ ؎

گر افتراء کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں ؛؛ ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی ؛؛ خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار

صرف یہ بلکہ آپؑ نے خود خدائے علام الغیوب کے حضور بارہا اس قسم کی دُعائیں فرمائیں کہ اے خدا اگر میں تیری نظر میں کاذب ہوں۔ جیسا کہ دنیا مجھے سمجھتی ہے تو تُو مجھے ہلاک کر دے۔ میرے مشن کو تباہ کر دے —— اس قسم کی صرف تین دُعائیں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ تاجن کے دلوں میں خدا کا خوف ہے وہ سوچیں کہ کیا کوئی جھوٹا انسان بھی اپنے لئے اس قسم کی دُعائیں کر سکتا ہے؟

(۱) ”اس عاجز غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی طلب کرنے کیلئے ایک دُعا اور حضرت عزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلہ کی درخواست“

اے میرے حضرت اعلیٰ ذوالجلال قادر قدوس حیّ و قیوم جو ہمیشہ راستبازوں کی مدد کرتا ہے تیرا نام ابدالآباد مبارک ہے ...... تُو نے ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا ”اٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانے میں اسلام کی حجت پوری کرنے کیلئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کیلئے چُنا۔“..... مگر اے میرے قادر خدا تُو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری سمجھا۔ اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا ...... انہوں نے صدہا آسمانی نشان تیری طرف سے دیکھے مگر پھر بھی قبول نہیں کیا ..... سو اے میرے مولا قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کر لیں کہ میں تیرا مقبول ہوں اور جس سے ان کا ایمان قوی ہو ...... لیکن اگر اے پیارے مولیٰ میری رفتار تیری نظر میں اچھی نہیں ہے تو مجھ کو اس صفحہ دنیا سے مٹا دے تا میں بدعت اور گمراہی کا موجب نہ ٹھہروں ...... میں عاجزی سے اور حضرت ربوبیت کے ادب سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اگر میں اس عالی جناب کا منظورِ نظر ہوں تو تین سال کے اندر کسی وقت میری اس دُعا کے موافق میری تائید میں کوئی ایسا آسمانی نشان ظاہر ہو جس کو انسانی ہاتھوں اور انسانی تدبیروں کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہ ہو ...... دیکھ! میری روح نہایت توکل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے سو میں تیری قدرت کے نشان کا خواہشمند ہوں لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کے لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں اور جس کو تُو نے بھیجا ہے اُس کی تکذیب کرکے ہدایت سے دُور نہ پڑ جائیں۔“ (ضمیمہ تریاق القلوب)

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس عاجزانہ و متضرعانہ دُعا کے بعد آپؑ کو آپؑ کے نام کو اور آپؑ کے مشن کو صفحۂ دنیا سے مٹا دیا گیا۔ یا خدائے قادر و قدوس نے اپنی جناب سے آپؑ کی تائید میں خارق عادت نشان دکھا کر آپ کو اور آپؑ کے نام کو اور آپؑ کے مشن کو غیر معمولی عزت اور مقبولیت بخشی۔ نتائج دنیا کے سامنے ہیں۔ جنوری ۱۹۰۰ء سے دسمبر ۱۹۰۲ء تک تین سال کے عرصہ میں ایک نشان نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی کی تصدیق میں پے در پے خارق عادت نشان دکھائے۔ اور اس عرصہ میں جو نشان ظاہر ہوئے وہ ”تذکرہ“ (وہ کتاب جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات درج ہیں) کے ۱۳۰ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔

(۲) اپنے منظوم کلام میں حضور علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حضور یوں دست بہ دُعا ہیں:- ؎

اے قدیر و خالقِ ارض و سما ؛؛ اے رحیم و مہربان و رہنما

اے میرے قادر زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے۔ اے رحیم اور مہربان اور ہادی آقا!

اے کہ میداری تو بر دلہا نظر ؛؛ اے کہ از تو نیست چیزے مستتر

اے میرے مولیٰ تُو دلوں پر نظر رکھتا ہے۔ اور وہ تیرے سامنے ہیں اور تجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔

گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر ؛؛ گر تو دیداستی کہ ہستم بد گہر

اگر تُو دیکھتا ہے کہ میں فسق و شرارت سے بھرا ہوا ہوں۔ اگر تو دیکھتا ہے کہ میں ایک بدطینت آدمی ہوں۔

پارہ پارہ کُن منِ بدکار را ؛؛ شاد کُن ایں زمرۂ اغیار را

تو تُو مجھ بدکار کو پارہ پارہ کرکے ہلاک کر دے۔ اور میرے مخالف گروہ کو میری اس حالت سے خوش کر دے

آتش افشاں بر در و دیوارِ من ؛؛ دشمنم باش و تبہ کُن کارِ من

میرے در و دیوار پر اپنے غضب کی آگ برسا۔ تُو آپ میرا دشمن ہو کر میرے کاروبار کو تباہ کر دے

در مرا از بندگانت یافتی ؛؛ قبلۂ من آستانت یافتی

لیکن میرے مولیٰ اگر تُو نے مجھے اپنے بندوں میں پایا ہے۔ اور اپنے آستانہ کو میری توجہ کا قبلہ پایا ہے

با منی از روئے محبت کار کُن ؛؛ اندکے افشائے آں اسرار کُن

تو پھر میرے آقا میرے ساتھ وہ سلوک فرما جو تیری محبت کا نتیجہ ہے اور کسی قدر اس رازِ محبت کو جو میرے ساتھ ہے۔ ظاہر فرما—! (حقیقۃ المہدی)

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین کے سامنے اپنی صداقت کے اظہار کے لئے ایک یہ بھی آسان اور یکطرفہ فیصلہ کا طریق تجویز فرمایا کہ فریق مخالف کے مقتدر اصحاب ایک جلسہ میں جمع ہو کر آپؑ کی ہلاکت کیلئے دُعا کریں پھر آپ خود بھی اپنے لئے دُعا فرمائیں گے چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

”ایک اور سہل طریق ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی سہل طریق نہیں ...... اور وہ یہ کہ آپ لوگ محض خدا تعالیٰ سے خوف کرکے اور اس اُمتِ محمدیہ پر رحم فرما کر بٹالہ یا امرتسر میں ایک جلسہ کریں۔ اس جلسہ میں جہاں تک ہو سکے معزز علماء اور دنیادار جمع ہوں۔ اور میں بھی اپنی جماعت کے ساتھ حاضر ہو جاؤں گا۔ تب وہ سب یہ دُعا کریں کہ یا الٰہی! اگر تُو جانتا ہے کہ یہ شخص مفتری ہے اور تیری طرف سے نہیں ہے اور نہ مسیح موعود ہے اور نہ مہدی ہے تو اس فتنہ کو مسلمانوں سے دُور کر اور اس کے شر سے اسلام اور اہلِ اسلام کو بچا لے .... اور پھر بعد اس کے میں دُعا کروں گا .... کہ یا الٰہی! اگر یہ الہامات جو اس رسالہ میں درج ہیں جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہیں جن کی رُو سے میں اپنے تئیں مسیح موعود اور مہدی معہود سمجھتا ہوں اور حضرت مسیحؑ کو فوت شدہ قرار دیتا ہوں، تیرا کلام نہیں۔ اور میں تیرے نزدیک کاذب اور مفتری اور دجّال ہوں۔ جس نے اُمتِ محمدیہ میں فتنہ ڈالا ہے اور تیرا غضب میرے پر ہے تو میں تیری جناب میں تضرع سے دُعا کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ سے ایک سال کے اندر زندوں میں سے میرا نام کاٹ ڈال اور میرا تمام کاروبار درہم برہم کر دے اور دُنیا سے میرا نام مٹا ڈال۔ اور اگر میں تیری طرف سے ہوں ...... تو اے قادر کریم .... میری عمر میں برکت بخش اور آسمانی تائیدات نازل کر ......“ (اربعین نمبر ۴ ص ۲۷ تا ۳۱)

اس طریقِ فیصلہ کی نسبت حضور علیہ السلام نے مزید فرمایا:-

”میں نے صرف اظہارِ حق کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے۔ اس میں کوئی جزو مباہلہ کی نہیں۔ جو کچھ ہے وہ میری جان اور عزت پر ہے۔ برائے خدا اس کو منظور فرمائیں۔“ (ایضاً)

افسوس! کہ اس یکطرفہ مقابلہ کے لئے بھی کوئی میدان میں نہ آیا۔ (آگے صفحہ ۱۱ پر دیکھئے)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے قضاء و قدر کو ظاہری اسباب کے علاوہ جن رُوحانی اسباب سے باندھ رکھا ہے ان میں سب سے بڑا سبب دُعا ہے

دُعا اُن افضال کو جذب کرنے کا بڑا ذریعہ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اُمّتِ محمدیہ پر نازل ہوئے ہیں۔!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۱ صلح ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"وہ لوگ تو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اور دہریہ ہیں۔ دُعا کو نہ سمجھتے ہیں نہ اس کے قائل ہیں۔ کیونکہ دعا تو ایک کامل ہستی سے جو قادرِ مطلق ہو۔ اور

تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہو

اور کوئی چیز اس کے آگے انہونی نہ ہوئی جاتی ہے۔ لیکن جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ دنیا اندھی، اندھیروں میں "پلیٹے" کھا رہی ہے کروٹیں بدل رہی ہے ان کو دُعا کا تصور ہی نہیں آسکتا۔

مگر وہ لوگ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں وہ بھی آگے مختلف گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے (جس کی اکثریت یہودیوں میں پائی جاتی ہے) جو کہتے ہیں کہ اللہ ہے تو سہی۔ اس نے دنیا کو پیدا کیا اور انسان کو بھی پیدا کیا۔ لیکن انسان کے ساتھ اس کا ذاتی تعلق نہیں ہو سکتا۔ وہ IMPERSONAL GOD پر ایمان لاتے ہیں۔ یعنی وہ انسان سے ذاتی تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس نے قانونِ قدرت بنایا ہے اور اس کے مطابق اس دنیا کو چلا رہا ہے۔ اگر اللہ ہو اور اس جہان کو اس نے پیدا کیا ہو، وہ خالق عالمین تو ہو، ہر دو جہان کو خلق کرنے والا تو ہو لیکن ایک قانون کے مطابق اپنی حکومت کو جاری رکھے اور کسی ہستی سے اس کا ذاتی تعلق نہ ہو تو کسی ہستی میں یہ طاقت نہیں کہ وہ دُعا کے ذریعہ اس کے فضلوں اور اس کی عنایات کو جذب کر سکے۔ اس گروہ کا اثر یا اس خیال کا اثر یہودیوں سے باہر بھی نکلا۔ اور بہت سے عیسائی بھی ایسے خدا کے قائل ہو گئے جو دُعا دل کو نہیں سُنتا۔ اس قسم کی باتیں بعض لوگ کر دیتے ہیں کہ انسان کوئی اتنا اہم تو نہیں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دُعائیں کریں اور اس کی دُعائیں قبول ہو جائیں۔ یہ تو درست ہے کہ

انسان لاشئی محض ہے

لیکن اگر خدا نے اس کو اپنے قرب کے لئے پیدا کیا ہے تو قرب کے دروازے کھولنے کے لئے ہمارے نزدیک ایک بڑا ذریعہ اس نے دُعا کا بھی رکھا ہے۔ بہرحال عیسائیوں میں بھی اس قسم کے لوگ پیدا ہوگئے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انسان سے ذاتی تعلق نہیں رکھتا اس لئے دُعا کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ممکن ہے کہ مسلمانوں میں سے بھی کچھ لوگ ایسے ہوں لیکن مجھے ان کے متعلق کوئی خاص علم نہیں اگر کوئی ہوگا تو اکّا دکّا ہوگا کہ جو ان کے زیرِ اثر ایسا خیال رکھتا ہو۔

لیکن ایک بڑا گروہ اسلام میں ایسا پیدا ہو گیا جس نے قانونِ قدرت یا قضاء و قدر کی تفسیر اور اس کے معنے ایسے کر دیئے کہ جس سے وہ دُعا کے اس معنے میں قائل نہیں رہے کہ انسان دُعا کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی دُعاؤں کو سُنے اور وہ

متصرف بالارادہ ہستی

اپنی ظاہری قضاء و قدر میں تبدیلیاں پیدا کرے۔ بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دُعا بھی دیگر عبادات کی طرح محض ایک عبادت ہے اور اس کی قبولیت کے اس سے زیادہ معنی نہیں ہیں کہ دُعا کرنے والے کو دوسری دنیا میں یا اس دنیا میں کوئی ثواب مِل جائے۔ یہ نہیں کہ دُعا اس معنی میں قبول ہوگی کہ جو مقصد ہے جسے دُعا کرنے والا حاصل کرنا چاہتا ہے، عاجزی اور انکساری کے ساتھ اور دُعا کی شرائط کے ساتھ وہ مقصد اسے حاصل ہو جائے۔ اس قسم کے غلط معنی کرنے کے نتیجہ میں وہ مذہب جو نوعِ انسان کا

ایک زندہ اور پختہ تعلق

اپنے رب سے پیدا کرنا چاہتا تھا۔ اسی کے ماننے والوں نے یہ دروازہ مسلمانوں پر بند کر دیا۔ یعنی ان پر جو ان کے ہمخیال تھے۔ لیکن ہمارا یہ مذہب نہیں ہے دہریہ بھی دُعا کے اور اس معنی میں دُعا کے کہ اس سے کوئی مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے اور جو چیز مانگی جائے وہ مِل سکتی ہے قائل نہیں ہیں۔ وہ یہ عقیدہ ہی نہیں رکھتے۔ وہ خدا کو ہی نہیں مانتے۔ اور جو مانتے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا وہ مختلف گروہوں میں بٹ گئے اور اُمّتِ مسلمہ میں ایک حصہ ایسا پیدا ہو گیا جس نے کہا کہ دُعا سے ثواب تو ملتا ہے۔ لیکن وہ دُعا کی قبولیت کے اس معنے میں قائل نہیں ہیں کہ مثلاً یہ دُعا کی جائے کہ کوئی عزیز بیمار ہے اللہ تعالیٰ فضل کرے اور اس کو صحت دے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ قضاء و قدر ہے اگر اس کی صحت مقدر ہے تو ہو جائے گی۔ لیکن دُعا کے نتیجہ میں نہیں ہوگی۔ اور اگر اس نے مَرنا ہے تو مَر جائے گا۔ دُعا اس کو فائدہ نہیں دے سکتی۔

ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قضاء و قدر کے متعلق صحیح مفہوم سکھایا ہے اس لئے ہم یہ نہیں مانتے بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ تو درست ہے کہ انسان کے ساتھ خیر بھی اور شر بھی لگی ہوئی ہے لیکن یہ درست ہونے کے باوجود

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں

کہ اللہ تعالیٰ نے قضاء و قدر کو اسباب کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ یہ ہے قضاء و قدر۔ یہ نہیں کہ اگر مقدّر ہے تو تمہارا پیٹ بھر جائے گا۔ روٹی کھاؤ یا نہ کھاؤ۔ اگر مقدر ہے تو تمہاری پیاس بُجھ جائے گی پانی پیو نہ پیو۔ اگر مقدّر میں نہیں تو روٹی کھاؤ گے تب بھی بھوک لگے گی۔ پانی پیو گے تب بھی پیاس لگی رہے گی۔ اگر مقدّر ہے تو بیمار اچھا ہو جائے گا۔ دوائی کے اثر کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اگر مقدر نہیں ہے تو آدمی مَر جائے گا۔ پھر بھی دوائی کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس قسم کی تقدیر کے ہم قائل نہیں۔ جو لوگ قضاء و قدر کو غلط معنی میں لیتے ہیں۔ ان کو بھی یہاں پر آکر سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا جواب دیں۔ کیونکہ جہاں تک ظاہری اسباب کا سوال ہے وہ انکار نہیں کر سکتے وہ یہ تو مانتے ہیں کہ قضاء و قدر کے باوجود دوا میں اثر ہے، وہ یہ تو مانتے ہیں کہ قضاء و قدر کے باوجود اغذیہ میں کھانے کی چیزوں میں یہ اثر ہے کہ وہ ہماری ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔ محض قضاء و قدر کا مسئلہ جو انہوں نے بنایا ہے۔ اس کے نتیجہ میں پیٹ نہیں بھرا کرتے۔ یہ نہیں کہ جہاں اگر مقدّر ہوگا تو بغیر کھانے کے پیٹ بھر جائے گا۔ اور اگر مقدر نہیں ہوگا تو کھانے کے باوجود

پیٹ نہیں بھرے گا۔ یہ نہیں اس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ خدا کی تقدیر ہے۔ لیکن قضاء و قدر کے باوجود یہ نہیں جانتے کہ اگر مقدر ہے تو دوا کے ساتھ مریض اچھا ہو جائے گا۔ اور اگر مقدر نہیں ہے تو اس کو دوا ہی میسّر نہیں آئے گی۔ بلکہ ان کی بھول بھلیاں میں وہ صحیح راستے پر نہیں آتے۔

ہمارا یہ ایمان ہے کہ قضاء و قدر کو جو اللہ تعالیٰ نے اسباب کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ نظامِ اسباب میں ایک تو مسبب ہے اور ایک اس کا اثر ہے۔ یعنی مؤثر اور متاثر ہونے والی چیزیں جس کو cause and effect کہتے ہیں اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے اپنی قضاء و قدر کو باندھا ہے۔ یہ عام قانون ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ

اَللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ

ظاہری قوانینِ قدرت میں جو اسباب ہیں ان کے پیچھے اور بھی ہیں اور ہمیں نہیں پتہ کہ کتنے اسباب چل رہے ہوں گے۔ ظاہر میں جو قوانین چل رہے ہیں۔ بعض دفعہ ان کو اللہ تعالیٰ بدل دیتا ہے اور یہ بھی باطنی قوانینِ قدرت کے مطابق ہوتا ہے اور ظاہری سامان کا نتیجہ وہ نہیں نکلتا جو عام طور پر نکلا کرتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو بظاہر آگ کا کام یہ ہے کہ وہ ذریعہ ہے اور سبب ہے جلانے کا' قضاء و قدر میں یہ ہے کہ آگ جلائے گی۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ عام قضاء و قدر نہیں چلی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص قانون جو اس کی قضاء و قدر پر تصرّف کرنے والا تھا آگیا۔ عام حالات میں ٹھیک ہے کہ آگ ہمیشہ جلائے گی۔ سوائے اس وقت کہ جب خدا تعالیٰ کہے کہ نہ جلا۔ پھر وہ نہیں جلائے گی۔ خدا تعالیٰ نے جو قوانین قدر بنائے۔ جو قضاء و قدر بنائی وہ خدا تعالیٰ پر تو حاکم نہیں بن جاتی۔ حکومت تو اللہ تعالیٰ ہی کی رہتی ہے۔ ان اسباب کے پیدا کرنے کے بعد بھی جیسا کہ ان اسباب کے پیدا کرنے سے پہلے بھی اس کی حکومت تھی۔ الحکم للہ۔ ابد اور ازل دونوں کو مستلزم ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ کی ذات تو بالائے زمان و مکان ہے اور اس کا تصوّر

ہماری عقل اور ہماری سمجھ

نہیں کر سکتی۔ بہرحال الحکم للہ حکم خدا ہی کا چلتا ہے۔ لیکن کبھی خدا اپنے بندوں کو آزمانا چاہتا ہے اس کا حکم چلتا ہے اور اس کے بڑے پیارے بندوں کا امتحان لیا جاتا ہے۔ اس عظیم ہستی کا بھی امتحان لیا گیا اور اس کو اس کے ساتھیوں کو امتحان میں ڈالا گیا جس کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ ہر دو جہان اس کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں۔ جس کی خاطر ہر دو جہان کو پیدا کیا گیا اس کے خلاف مکی زندگی میں ہر دو جہان کو کر دیا اور وہ ہمارے لئے اسوہ ہے کہ ہم نے اپنے رب سے جو رشتہ اور تعلق قائم کیا ہے اس میں کبھی کمزوری نہیں آنے دیں گے۔ یہ تو ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارا عزم ہے کہ ہم کبھی بھی اس کے دامن کو اپنے ہاتھ سے چھوڑنے والے نہ ہوں۔ تاہم اس وقت میں دعا کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور جسمانی اسباب کو پیدا کیا اور ان کو قضاء و قدر سے باندھ دیا اسی طرح رُوحانی اسباب بھی ہیں۔ وہ لوگ جو جسمانی اسباب کا اور مادی اسباب کا تو ذکر کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں' بیماری کی حالت میں دوائیں استعمال کرتے ہیں۔ بھوک ہو تو کھانا کھاتے ہیں۔ لیکن جو روحانی اسباب ہیں، ان کے وہ منکر اور ان کی اہمیت سے وہ غافل اور ان سے لاعلم ہیں ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں بلکہ ہم ظاہری سامانوں کو بھی اسی طرح خدائی تقدیر کے ساتھ بندھا ہوا پاتے ہیں جس طرح کہ روحانی سامانوں اور اسباب کو خدائی تقدیر کے ساتھ بندھا ہوا پاتے ہیں۔ اور جو روحانی اسباب ہیں ان میں سے ایک بڑا سبب دُعا ہے۔

ہم دُعا پر ایمان لاتے ہیں

اس معنے میں کہ جب خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے اور اپنی رحمت سے اپنے بندوں کی دُعا کو قبول کرتا ہے تو اس کا اثر اس سے زیادہ ہوتا ہے۔ جتنا کہ مثلاً پیٹ بھرنے کے ظاہری سامان کا ہوتا ہے۔ کہ روٹی کھا کر ایک سیری حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ سیری جو غذا سے ہمیں حاصل ہوتی ہے اس کا تعلق اس دنیوی زندگی کے ساتھ ہے۔ لیکن یہ سیری جو دُعا کے ذریعہ ہمیں حاصل ہوتی ہے اس کا تعلق اِس زندگی کے ساتھ بھی ہے اور اُس زندگی کے ساتھ بھی۔

یہ عقیدہ رکھنا جو اسلام نے ہمیں سکھایا ہے بڑی برکات کا موجب ہے۔ اُمّتِ محمدیہ کی تاریخ پر ہم نظر ڈالیں تو اللہ تعالیٰ نے جو فضل اُمّتِ محمدیہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل نازل ہوئے۔ ان فضلوں کو جذب کرنے والی ایک بہت بڑی چیز، ایک بہت بڑا سبب ہمیں دُعا نظر آتی ہے۔ دُعا کے اثر سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ والوں اور عرب والوں کی زندگیوں میں

ایک انقلابِ عظیم برپا کر دیا

تھا۔ وہاں آپؐ کے پاس کوئی ظاہری سامان تو نہیں تھے۔ لیکن اس روحانی ہتھیار کے ساتھ یعنی دُعاؤں کے ساتھ جو آپؐ نے ان لوگوں کے لئے کیں اور نوعِ انسانی کے لئے کیں ان میں ایک زندگی پیدا کی مُردہ لاشے تھے وہ، جنہیں زندہ کہنا بھی زندگی کی تحقیر کرنا ہے۔ ان لاشوں میں ایک زندگی پیدا کی' ایسی زبردست زندگی کہ دنیا نے اس قسم کی حیات' اس قسم کی زندگی اپنی تاریخ میں کبھی نہیں دیکھی۔ لیکن چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اس لئے آپؐ کے بعد خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے آئے۔ ان کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اور آپ کی دُعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ملک ملک اور قریہ قریہ میں اسی قسم کے انقلاب بپا کئے۔ پس ہمارا توکّل اور ہمارا بھروسہ، اور ہماری طاقت کس چیز میں ہے (طاقت کے ساتھ میں کہتا ہوں کہ جسمانی طاقت نہیں ہے۔) ہمارا بھروسہ اللہ پر ہے اور

ہمارا توکّل اللہ پر ہے

اور ہماری طاقت ان دُعاؤں میں لپٹی ہوئی ہے جو ہم عاجزی کے ساتھ اور انتہائی تضرّع اور ابتہال کے ساتھ اپنے ربّ کے حضور کرتے ہیں۔ اور پھر وہ اپنے فضل سے ان کو قبول کر لیتا ہے۔

انسان کی زندگی میں، قوموں کی زندگی میں اور ملکوں کی زندگی میں بعض ایسے دن آتے ہیں کہ جب انہیں دُعاؤں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر قوم اور ہر ملک جہاں انتخابات ہونے کا زمانہ آجائے تو ان کا وہ زمانہ بڑا نازک زمانہ ہوتا ہے اور اس زمانہ میں' ایسے ملک کو ان دُعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو دُعائیں کہ دُعا پر یقین رکھنے والی قوم کرتی ہے۔ پس اب جبکہ انتخابات کا اعلان ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نازک دَور میں جو انتخابات کا دَور ہے ایسے سامان پیدا کرے کہ اس کے نتائج ملک اور قوم کے لئے مفید نکلیں۔ اور وہی جانتا ہے کہ قوم اور ملک کے لئے کونسے نتائج مفید ہو سکتے ہیں۔ ہم اس کے عاجز بندے تو دو گھڑی بعد کی خبر بھی نہیں رکھتے، دو سیکنڈ بعد کی بھی خبر نہیں رکھتے۔ لیکن وہ تو علّام الغیوب ہے۔ اس لئے بغیر کسی قسم کے تعصّب اور غصّہ کے، خالی الذہن ہو کر اور اس پیار میں شدّت پیدا کر کے جو ہمارے دِلوں

میں اپنے ملک اور قوم کے لئے ہے۔

ہمیں یہ دُعا کرنی چاہیئے

کہ اے خدا انتخابات کا یہ زمانہ ہے انتخابات کے نتائج کو قوم کے لئے اور ملک کے لئے اور ہمارے لئے مفید بنا اور فتنہ اور فساد اور تنزّل سے ہماری زندگیوں کو (ہم بھی قوم کا ایک حصّہ ہیں) اور ہماری قوم کو اور ملک کو محفوظ رکھ۔

خدا کرے کہ ہمیں ایسی دُعاؤں کی توفیق ملے اور اللہ کرے کہ وہ اس قسم کی توفیق ہو کہ وہ اسے قبول بھی کرلے اور ملک کے استحکام اور ملک کی ترقی اور ملک میں امن اور آشتی کا ماحول پیدا کرنے کے سامان پیدا ہو جائیں۔

مقابلے میں صبر اور دعاؤں سے مدد لینی پڑے گی تاکہ ہماری قربانیوں کے ثواب میں خدا کی رحمتیں بھی ہم کو حاصل ہو جائیں۔ ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہمیں ثباتِ قدم اور استقامت عطا فرمائے۔ ہم غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں اور وہ دن جلد آئے کہ ہم یہ دیکھ لیں کہ اسلام کی تعلیم اپنے حسن و احسان کی وجہ سے دُنیا پر غالب آ جائے۔ حضور نے احباب جماعت کو تاکید کی کہ اس مقصد کے لئے عاجزانہ راہوں کو ایک لحظہ کے لئے بھی نہ چھوڑیں۔ دُعاؤں اور صبر سے کام لیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ تم خدا کے ہو جاؤ اور وہ تمہیں چھوڑ دے +

خلاصہ خطبات جمعہ

فرمودہ ۳۱ راگست ۱۹۷۹ء

ربوہ ۳۱ ظہور (اگست) آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیات ۲۰۵ تا ۲۰۹ اور ۲۱۹ کی نہایت روح پرور انداز میں تشریح فرماتے ہوئے احباب جماعت کو نصیحت کی کہ وہ انسانوں کے اس گروہ میں شامل ہو جائیں جس کا ذکر آیت ۲۰۸ میں کیا گیا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کو بیچ ہی ڈالتے ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ خدمتِ مخلوق میں لگے رہتے ہیں۔ اور خدا نے انہیں جو بڑی وسیع قوتیں عطا کی ہیں اُن کا صحیح استعمال کرکے ان کا ارادہ خدا کے ارادہ سے ہم رنگ ہو جاتا ہے اور ان کی تمام لذات خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہو جاتی ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے کانوں میں خدا کی یہ آواز پڑتی ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ جب کہ آیات ۲۰۵ تا ۲۰۷ میں ایسے لوگوں کا ذکر ہے جن کے سارے اعمال محض ظاہر داری اور زبانی باتوں پر مبنی ہوتے ہیں اور ان کی ساری دَوڑ دھوپ محض دنیا میں مادی اور ذاتی فائدے حاصل کرنے تک ہوتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت ۲۰۸ میں ذکر کردہ گروہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آیت ۲۱۹ کا ذکر کیا جس میں خدا کے ایسے بندوں کا ذکر ہے جو کہ ایمان لانے کے بعد خدا کی راہ میں ہجرت اور جہاد کرتے ہیں اور خدا کی رحمت کے اُمیدوار ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہجرت کے معنی وطن سے، عزیزوں سے اور لغو، کی نیز بلکہ اچھی خواہشات سے بھی جُدائی اختیار کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بہت بڑا جہاد قرآن کی تعلیم اور اس کی عظمتوں کو دُنیا میں پھیلانا ہے۔ اور جہاد کا تیسرا مطلب دشمن کے حملہ کے وقت خود حفاظتی میں تلوار اُٹھانا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں پر قرآن میں کھُل کر جہاد کا مطلب واضح نہیں کیا گیا وہاں پر تینوں قسم کا جہاد مراد ہے۔ جس کے نتیجے میں بالآخر خدا کی رحیمیت کا فیضان ملتا ہے۔

حضور نے آخر میں دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ اور توفیق دے کہ ہم اسکے حضور بہترین استعداد سے بہترین چیز پیش کرنے والے ہوں اور خدا تعالیٰ اسے قبول کرے اور ہم کو اُخروی جنتوں کا وارث بنائے۔ آمین +

۲۔ فرمودہ ۷ ستمبر ۱۹۷۹ء

ربوہ ۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھانے سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے خدا تعالیٰ کی صفت الحق کی تشریح فرمائی اور بتایا کہ اس صفت کے مظہر اتم صرف اور صرف نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جن کی تعلیم یعنی قرآن کریم بھی صداقت پر مبنی ہونے کے باعث الحق ہے۔ مگر اس تعلیم کی شروع سے ہی مخالفت ہوئی ہے۔ اور اب بھی جاری ہے۔ وہ وقت آنے والا ہے کہ یہ مخالفت تقریباً ختم ہو جائیگی اور نوعِ انسان اپنے محسن کو شناخت کرلے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے قرآن کریم کی بعض آیات کے حوالے سے بتایا کہ اس ساری مخالفت کے دو مرکزی نقطے ہیں ایک جھوٹ اور دوسرے ظلم۔ اور قرآن نے بتایا ہے کہ اس کی تعلیم کا کوئی حصّہ ظلم کی تعلیم دینے والا نہیں بلکہ یہ تعلیم ظلم کی ہر جڑ کاٹنے والی ہے اور اس قرآن کا انکار ظلم کی راہوں کو اختیار کرنے کا سبب بن جاتا ہے مگر اس ظلم سے کبھی پائیدار کامیابی نہیں ملتی۔ اور ظلم کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے قہر کا ہاتھ ایک دن اُن کی گردن پکڑ لے گا۔ حضور نے فرمایا کہ سچ اور جھوٹ کی اس جنگ میں ظلم و جھوٹ نے بہرحال پسپا ہونا ہے۔ لیکن اس کے

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم ایس آر محمد اقبال احمد صاحب اپنے اور اپنی محترمہ والدہ صاحبہ اور برادران کی دینی اور دنیاوی ترقی کے لئے اور انہوں نے ایک نیا کاروبار "احمدی ٹریڈرس" کے نام سے کھولا ہے۔ اس میں برکت اور ترقی کے لئے تمام احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت اور ترقی دے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے آمین۔

نیز موصوف نے مختلف مدات میں پچاس روپے ادا کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

۲۔ میرے چھوٹے بھائی عبد السلام نے ماہ اگست میں ایک نیا کاروبار JABBAR TRADERS. کے نام سے شروع کیا ہے۔ اور اس خوشی کے موقعہ پر مد درویش فنڈ ۱۰/- شکرانہ فنڈ ۱۵/- صدقہ ۱۵/- اور اعانت بدر ۱۰/- روپے کل ۵۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ کاروبار کی ترقی کے لئے۔ والدین کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے نیز اہل خاندان کی صحت و تندرستی اور دینی ترقی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ شیخ محمود سیکرٹری مال شیموگہ۔

۳۔ عزیزم خورشید احمد صاحب راتھر نے مورخہ ۲۷ رمضان کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی سعادت حاصل کی ہے اس موقعہ پر عزیز نے پانچ روپے صدقہ ادا کئے ہیں۔ درویشان کرام اور احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے کہ مولا کریم عزیز کو استقامت ثابت قدمی اور روحانی ترقیات سے نوازے اور اُس کے جملہ متعلقین کو بھی مشرف با احمدیت فرمائے۔ خاکسار۔ ایم۔ عبد المومن مبلغ انچارج یاری پورہ کشمیر۔

۴۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور بزرگان کی دُعاؤں سے عزیزم شمس الدین کو ویٹرنری کالج متھرا میں داخلہ ملا ہے۔ اُنکی صحت و سلامتی اور نمایاں کامیابی کے لئے۔

۵۔ عزیز عبد المومن ٹاک نے اِس سال میٹرک کا امتحان دینا ہے اُن کی نمایاں کامیابی اور خادم دین بننے کے لئے۔

۶۔ عزیز میر صلاح الدین نے B.V.S.C. کا فائینل اِمتحان دینا ہے۔ اب تک بفضلہ تعالیٰ عزیز کو یونیورسٹی میں نمایاں پوزیشن حاصل ہے آئندہ اِس میں مزید ترقی اور نمایاں کامیابی کے لئے۔

۷۔ عزیز احسان اللہ ٹاک مُلازمت کے سلسلہ میں لداخ گئے ہیں۔ اُنکی صحت و سلامتی اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے۔

۸۔ احباب جماعت یاری پورہ کی دینی و دنیاوی ترقیات بیماروں کی شفا یابی بیکاروں کو باعزت روزگار ملنے اور امتحان میں شامل ہونے والے بچوں بچیوں کی نمایاں کامیابی کے لئے جملہ احباب جماعت اور درویشان کرام سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عبد الحمید ٹاک یاری پورہ کشمیر۔

۹۔ مکرم محمد عبد النبی صاحب سیکرٹری مال گوری دیوی پیٹ آندھرا پردیش کی بیٹی نور جہاں بیگم صاحبہ اُمید سے ہیں۔ نیک صالح اولاد نرینہ کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ نیز میری اور افرادِ خاندان کی صحت و سلامتی اور دینی و دُنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نے اعانت بدر میں ۱۰/- روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار۔ محمد عبد العزیز صدر جماعت احمدیہ گوری دیوی پیٹ

۱۰۔ خاکسار کے لڑکے عزیزم سید پرویز افضل اس مہینہ کی بیس تاریخ کو بی۔ ایس سی ایگریکلچر کے فائینل امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت بزرگان کرام اور درویشان کرام سے دردمندانہ درخواست ہے کہ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

خاکسار۔ ڈاکٹر سید حمید الدین احمد جمشید پور۔

ایران سے ایک جدید ترجمۂ قرآن کی اشاعت

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

بعض محققین کے نزدیک فارسی زبان میں قرآن مجید کا سب سے پہلا ترجمہ وہ ہے جو حضرت شیخ مصلح الدین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۹۱ھ / ۱۲۹۲ء) نے کیا (سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد ۲ صفحہ ۶۳) اس پہلے ترجمہ کے بعد اس مشرقی زبان میں کلام اللہ کے متعدد تراجم شائع ہوئے۔ حال ہی میں طہران سے قرآن مجید کا ایک جدید ترجمہ (مع مختصر تفسیری نوٹوں کے) چھپا ہے۔ جسے ایران کے مشہور اشاعتی ادارہ "شرکتِ نسبی اقبال و شرکاء" نے نہایت نفیس اور دیدہ زیب کاغذ پر طبع کرایا ہے۔ ترجمہ کے شروع میں پورا قرآن مجید باریک ٹائپ کے صرف ٦٠ صفحات میں سمو دیا گیا ہے۔ جو فنِ خطاطی اور طباعتِ عکسی کا گویا شاہکار ہے۔

یہ ترجمہ در اصل ترکی کے ایک عالم میر محمد کریم العلوی الحسینی الموسوی کا ہے جس کو بامحاورہ فارسی زبان میں منتقل کرنے کا شرف الحاج عبدالمجید صادق نوبری فاضل کو ہوا ہے۔ اس اعتبار سے یہ ترجمہ ترکی اور ایران دونوں مسلم ممالک کے صحیح افکار کا آئینہ دار ہے۔

ذیل میں اس جدید فارسی ترجمہ کے دو نمونے ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔

(۱)

اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَہِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ

(آل عمران: ۵۷)

(فارسی ترجمہ)

"خداوند تعالے در برابر مکر کفار جزای آنہارا دادہ و بعیسیٰ گفت۔ اے عیسیٰ ترا از مقتول شدن بدست کفار حفظ میکنم و بعد تورا وفات دادہ و قبض روح میکنم و بمکان فرشتگان بالا میبرم و تورا از مصاحبت اشخاصی کہ کافر شدہ اند پاک و منزہ کردہ کنار خواہم کرد و تابعین ترا تا روز قیامت بکفار مسلط کردہ، در مرتبہ رفیع قرار خواہم داد، آنہائی کہ از عیسیٰ تبعیت نکردہ و کافر شدند، بعد از مرگ برگشتگان بطرف من خواہد بود و بعد از برگشت بطرف من بین شما در روز قیامت حکم می کنم، در آنچیزی کہ در دنیا در آن خصوص اختلاف کردید (در حق عیسےٰ بعضی اللہ و برخی پسر خدا گفتہ، جمعی بعلت بی پدری سخنان قبیح باو نسبت دادند) صفحہ ۱۱۱"

(ترجمہ اردو)

خداوند تعالےٰ نے کافروں کے مکر کے بالمقابل انہیں ان کی سزا دی۔ اور عیسےٰ سے کہا اے عیسیٰ! میں تجھے کافروں کے ہاتھوں مقتول ہونے سے محفوظ کر رہا ہوں اور اس کے بعد تجھ کو وفات دے کر قبض روح کر رہا ہوں اور فرشتوں کی جگہ پر اُوپر لے جا رہا ہوں۔ اور تجھے کافر ہونے والے اشخاص کی مصاحبت سے پاک اور منزہ کر کے ایک طرف کر دوں گا اور تیرے متبعین کو قیامت کے دن تک کفار پر مسلط کر کے بلند مرتبہ پر قرار دونگا یعنی جن لوگوں نے عیسےٰ کی پیروی نہیں کی ہوگی۔ اور کافر ہوگئے وہ مرنے کے بعد میری طرف لوٹیں گے اور میری طرف لوٹنے کے بعد جس بات میں تم نے بالخصوص اختلاف کیا ہے۔ میں تمہارے اور ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کروں گا۔ (حضرت عیسیٰ کو بعض لوگ اللہ اور کچھ خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور ایک گروہ ان کے بن باپ ہونے کے سبب سے قبیح باتیں ان کی طرف منسوب کرتا ہے۔)

(۲)

...... وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ○ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا ○

(النساء: ۱۵۹-۱۶۰)

(فارسی ترجمہ)

"یقیناً یہودیان مسیح عیسیٰ را بقتل نرساندہ اند۔ بلکہ خداوند تعالیٰ عیسےٰ را وفات دادہ بسوی خود بالا برد۔ خداوند تعالےٰ بجمیع مخلوقات غالب بودہ از روئے حکمت عیسیٰ را از دست یہودیان نجات داد (مقصود از بالا بردن روح حضرت عیسےٰ میباشد زیرا داخل شدن بدن بعالم ارواح امر محال است۔ چنانکہ ضمن آیت ۴۸ سورہ آل عمران ذکر شدہ و از آیۂ آخر سورۂ مائدہ) ہم این مطلب معلوم میشود آنچہ از این آیہ مستفاد میشود اینکہ یہود یہا یقیناً بحضرت عیسےٰ تسلط نیافتہ و اورا بقتل نرساندہ اند۔ اہل کتاب در حق خداوند تعالیٰ اختلاف کردہ طایفہ ای عزیر و طایفہ ای عیسےٰ را بخداوند شریک قرار دادند۔ ولی تمام یہودیان و نصارے پیش از مرگ بخداوند تعالےٰ ایمان آوردہ و بوحدانیت او اقرار میکنند۔ روز قیامت خداوند تعالیٰ خودش باعمالِ اہل کتاب شہادت دادہ و آنہارا عذاب خواہد کرد۔ صفحہ ۱۴۳ و صفحہ ۱۴۴)

(اردو ترجمہ)

یقیناً یہودیوں نے مسیح عیسیٰ کو قتل نہیں کیا ہے۔ بلکہ خداوند تعالےٰ عیسےٰ کو وفات دے کر اپنی طرف اوپر لے گیا۔ خداوند تعالےٰ سب مخلوق پر غالب تھا اس نے عیسےٰ کو از روئے حکمت یہودیوں کے ہاتھ سے نجات دی۔ (مقصود اوپر لے جانے سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی روح ہے۔ اس لئے کہ بدن کا عالم ارواح میں داخل ہونا ایک امر محال ہے۔ جیسا کہ سورۂ آل عمران آیت ۴۸ کے ضمن میں مذکور ہوا۔ اور سورۂ مائدہ کی آخری آیت سے بھی یہی مطلب نکلتا ہے جو اس آیت سے حاصل ہو رہا ہے۔ اور وہ یہ کہ یہودیوں نے یقیناً حضرت عیسیٰ پر تسلط نہیں پایا۔ اور نہ آپ کو قتل کر سکے ہیں۔ اہل کتاب نے اللہ تعالےٰ کے بارے میں اختلاف کیا۔ ایک گروہ نے عزیر کو اور ایک گروہ نے حضرت عیسےٰ کو خدا کا شریک ٹھہرایا۔ لیکن تمام یہودی اور عیسائی اپنے مرنے سے پہلے خداوند تعالےٰ پر ایمان لاکر اس کی وحدانیت کا اقرار کرینگے اور قیامت کے دن خدا تعالےٰ خود اہلِ کتاب کے اعمال پر گواہی دے کر ان کو عذاب دے گا۔ (بشکریہ الفضل مورخہ ۸/۹/۷۹ء)

درخواستِ دعا

خاکسار کے بھتیجے مکرم محمد ظہور الحق صاحب بنگال کا اِس ماہ میٹرک کا امتحان ہو رہا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ کرام اور احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد عبدالحق انسپکٹر وقفِ جدید قادیان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۷۸ء

آخری قسط

مذہب کی ضرورت و اہمیت!

از مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

بانیان مذاہب کی زندگیاں نہایت پاک اور مطہر ہوتی ہیں اور طہارت و پاکیزگی میں وہ ایک نمونہ ہوتی ہیں وہ اخلاق عالیہ کا مجسمہ ہوتے ہیں اور مذہب کے اصولوں پر خود عامل ہوتے ہیں اور وہ یہ اعلان کرتے ہیں

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اگر تمہیں اللہ سے پیار کرنا ہے تو میرے نمونہ پر چلو۔ میری اطاعت کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

اور بقول کرشن جی مہاراج مقتدیان اور بانیان مذاہب کا یہ گروہ کہتا ہے

سرو دھرمان پرتیجیہ مام ایکم شرنم
درج اہم توا سرو پاپے سیو
موکشیامی ما شچا۔

تمام باتوں کو چھوڑ کر اے لوگو اب میری پناہ میں آجاؤ اور میرے نمونہ پر چلو میں تمہیں پاپوں سے مکت کر کے موکش اور نجات کے رستہ پر لے چلوں گا۔

چنانچہ دنیا میں ظاہر ہونے والے انبیائے کرام میں سے جس کسی کی زندگی پر غور کریں طہارت اور پاکیزگی میں نمونہ ملے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی پاک اور مطہر تھی۔ قربانی و ایثار کا مجسمہ تھی۔ اپنی قوم میں انہوں نے قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا اور خدا کی پناہ میں ان کو لا کر کامیابی کے رستہ پر گامزن کیا ان کا اپنا تعلق خدا کے ساتھ تھا اور اپنے متبعین کا تعلق بھی اس سے قائم کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا کے تعلق کے ساتھ حلم اور انکساری کا نمونہ دکھایا اور اپنی قوم میں اور متبعین میں یہ اخلاق پیدا کئے۔

حضرت بدھ علیہ السلام نے بادشاہ کا بیٹا ہو کر صرف رضائے الٰہی کے لئے تاج و تخت چھوڑا اور جنگلوں میں جا کر اس خدا کی عبادت کی اور پھر دنیا کو اسی خدا کا رستہ دکھایا۔

حضرت رام چندر جی ایک عہد کی وفا کے لئے ۱۴ سال جنگلوں میں پھرتے رہے اور طہارت کے ایک کثیر حصہ کو خدا کی اطاعت کی تعلیم دی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ آپ کے زمانہ میں اکثر لوگ نیکی پر قائم تھے اور گناہوں سے دور تھے۔

حضرت کرشن جی نے ظلم کو دور کرنے کے لئے کوروں کے خلاف پانڈوں کا ساتھ دیا کیونکہ کورو ظالم تھے اور باوجود کورو تعداد میں زیادہ تھے مال و دولت میں کوروں سے کم تھے لیکن پریما تما اور خدا کی مدد سے ان کو کامیابی نصیب ہوئی اور کرشن جی نے اس نیکی کی تعلیم ان کو دی جس پر وہ خود قائم تھے۔

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو سید الاولین والآخرین ہو کر ظاہر ہوئے ان کی زندگی نہایت ہی پاک اور مطہر تھی اخلاق عالیہ میں ایک زبردست نمونہ تھی۔

آپ کے اخلاق کریمہ کے بارہ میں صحیح بخاری میں ایک حدیث قدسی اسی طرح آتی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ۔

اے نبی ہم نے تجھ کو دنیا کے لئے نمونہ بنا کر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور امیوں کو پناہ دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔

أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ

آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں آپ کا نام میں نے متوکل رکھا ہے آپ درشت خو اور سخت دل نہیں ہیں اور نہ ہی بازاروں میں شور کرنے والے ہیں

وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ

اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور بخش دیتے ہیں

وَلَا يَقْبِضُهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ حَتَّىٰ يُقِيمَ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ

وَيَفْتَحُ أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا

اور اللہ تعالیٰ آپ کو وفات نہیں دے گا یہاں تک کہ آپ گمراہ قوم کو صحیح رستہ پر قائم کر دیں گے اور روحانی لحاظ سے اندھی آنکھوں کو بینائی دیں گے اور بہرے کانوں کو شنوائی دیں گے اور بند دلوں کو کھول دیں گے۔

بعض اور روایات میں آتا ہے

اسدده لكل جميل واهب له كل خلق كريم والعفو والمعروف خلقه واجعل السكينة لباسه وشعاره والتقوىٰ ضميره والحكمة معقوله والصدق والوفاء طبيعته والعدل سيرته والحق شريعته والهدىٰ امامه والاسلام ملته اهدى به الضلالة واعلم به بعد الجهالة وادفع به الخمالة۔

ہر عمدہ خصلت آپ کے اندر ہوگی اور ہر اچھا خلق میں آپ کو دوں گا اور آپ کے اخلاق میں معاف کرنا اور نیکی پر قائم رہنا ہوگا اور سکینت میں آپ کا لباس بناؤں گا آپ کی ضمیر میں تقویٰ ہوگا اور آپ کی سوچی ہوئی بات پر حکمت ہوگی آپ کی طبیعت میں سچائی اور وفا ہوگی۔ عدل و انصاف آپ کی سیرت ہوگا۔ سچائی آپ کی شریعت ہوگی اور ہدایت آپ کا امام ہوگا۔ اسلام آپ کا مذہب ہوگا۔ میں گمراہی کو آپ کے ذریعہ دور کروں گا اور جہالت کے بعد آپ کے ذریعہ علم عطا کروں گا۔ اپنی مخلوق کو پستی سے نکال کر بام عروج تک پہنچاؤں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احادیث میں بیان کردہ ان اخلاق عالیہ کو ایک طرف رکھیں اور دوسری طرف اس قوم کی حالت پر غور کریں جس میں آپ کا ظہور ہوا۔ یہ قوم ہر قسم کے اخلاق سے عاری تھی قتل و غارت لوٹ اور مار ان کا دل پسند پیشہ تھا۔

علامہ حالی نے اس قوم کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر اک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے

*

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند اک ہوتا تھا گر واں شرارہ
تو اس سے بھڑک اٹھتا تھا ملک سارا

*

جوا ان کی دن رات کی دل لگی تھی
شراب ان کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی
غرض ہر طرح حالت ان کی بری تھی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم اور اسوہ کے ذریعہ ایک زبردست انقلاب اس قوم میں پیدا کیا وہ جو آپس میں لڑتے تھے ان کو بھائی بھائی بنا دیا ان وحشی لوگوں کو با اخلاق بنایا با اخلاق ہی نہیں۔ با خدا بنا۔ با خدا ہی نہیں خدا نما بنا دیا وہ جو پانچ وقت شرابیں پیتے تھے اور جوا کھیلتے تھے وہ پانچ وقت خدا کے آگے سر بسجود رہنے لگے اور اپنے مجرمانہ افعال سے توبہ کر کے طہارت و پاکیزگی کی چار دیواری میں آگئے اور دنیا کے معلم بن گئے دنیا کو طہارت و پاکیزگی و للہیت اور اخلاق عالیہ کا سبق دیا۔

احباب کرام! غور کریں کیا غیر مذہبی حکومت کے انتظامات کا کبھی یہ نتیجہ نکلا کہ انسان نے اپنے مجرمانہ افعال سے توبہ کر کے طہارت و پاکیزگی کی چادر اوڑھ لی ہو نہیں اور ہرگز نہیں طہارت و پاکیزگی تو علیحدہ رہی۔ جھوٹ۔ فریب کاری۔ مکاری اور دغا بازی میں ضرور حضرت انسان نے ترقی کی لیکن طہارت اور پاکیزگی نام کو بھی پیدا نہ ہوئی۔

ہمارے سامنے آج یہ نظارہ نظر آرہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو دور سے زمین کی طاقت [illegible] کر دیا کہ چاند اور زمینی طاقتوں کے بل بوتے پر حکومت کر اور زور آزمائی کر۔ دیکھو کیا انسان کے دل پر بھی قابو حاصل ہو سکتا ہے اور پھر یہ بھی دیکھو کہ آیا یہ دل جس کا تعلق ازلی سے ہے یہ مقدور ہو چکا ہے کہ اس کو اس [illegible] خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے میں ملے گا۔ اپنے اندر

اخلاق عالیہ قائم کرنے سے ملے گا، کیا اس ظاہری حکومت سے مطمئن ہو سکتا ہے۔

ان لامذہبی اور ظاہری حکومتوں نے جب بھی کوشش کی کہ انسان کے دل پر قابو پائے اور اسے اطمینان و سکون عطا کریں وہ ناکام و نامراد ہی رہیں۔ ان بشری غیر مذہبی حکومتوں کے مقابلہ میں ہر زمانے میں بظاہر ایک نہایت ہی چھوٹی سی حکومت۔ نبیوں اوتاروں۔ رشیوں اور منیوں کی قائم ہوتی ہے جو مذہبی حکومت کہلاتی ہے۔ اور ان کی اتباع کرنے والے گو دنیاوی حیثیت سے معمولی انسان ہوتے ہیں۔ لیکن اس مذہبی حکومت میں داخل ہونے والے انسانوں کے دل پاک اور صاف ہوتے ہیں۔ طہارت و تقویٰ سے لبریز ہوتے ہیں۔ بلند اخلاق جیسے ہمدردی، بھائی چارگی محبت و قربت، احساس ذمہ داری۔ انکساری و عاجزی۔ صبر و تحمل۔ خودداری قوت ارادی حق شناسی۔ خیر پسندی۔ ایمانداری جیسی صفات سے وہ متصف ہوتے ہیں ان کے قدم بغیر کسی ڈنڈے کے بلا کسی خوف اور ڈر کے صراط مستقیم پر اٹھتے ہیں کیونکہ یہ لوگ جب انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ مذہب کی حکومت میں داخل ہوتے ہیں تو ان کا رابطہ اپنے خالق سے ہو جاتا ہے ان کا دل خدا تعالیٰ کا عرش ٹھہرتا ہے اور اسی وقت ان سے پاکیزگی کی لہر بجلی کی طرح سارے اعضاء میں سرایت کرتی ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ پیوند سے انسانی فطرت گناہ اور جرم سے دور ہو جاتی ہے خدا کی محبت کا پانی۔ طہارت و پاکیزگی کی آب پاشی انسان کی فطرت کو نئی زندگی بخشتی ہے

جب سے ہماری دنیا کا تاریخی سلسلہ چلا آتا ہے۔ اس وقت سے ظاہری حکومتوں کے پہلو بہ پہلو انبیائے کرام کی یعنی مذہب کی حکومت قائم ہوتی رہی ہے۔ بشری اور ظاہری حکومتیں انسان کے دل پر قابو نہیں پا سکتیں۔ نہ اس کو صحیح سکون دے سکتی ہیں اس کے بالمقابل مذہب کی حکومت دلوں کو سکون بخشتی ہے کیونکہ مذہب کے اصول خدا کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں اور فطرتی طور پر انسان کا دل انسانی حکومتوں کا قائل نہیں بلکہ خدا کی حکومت کا قائل ہے۔ جیسا کہ ہم نے شروع میں قرآن مجید کی ایک آیت سورہ ذاریات کی درج کی ہے کہ مذہب انسان کی فطرت میں داخل ہے اور انسانی فطرت کے اس تقاضے کے پیش نظر قرآن مجید نے یہ اعلان کیا ہے

وما خلقت الجن والانس

الّا لیعبدون۔

کہ میں نے جن و انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میرے عبد بنیں۔ پس مذہب کی تعلیم کے مطابق انسان اپنے خالق کی عبودیت کا جوا اپنی گردن پر رکھ کر اطمینان حاصل کر سکتا اور اپنی زندگی کو پاک و مطہر بنا سکتا ہے اور اس جوئے کو پھینک کر انسان کو اطمینان نہیں مل سکتا آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مذہب کی ضرورت اور اہمیت بالکل واضح ہے۔ مذہب کی ضرورت پہلے بھی تھی اور آج بھی ہے اس کی اہمیت پہلے بھی تھی اور آج بھی ہے جتنی جلدی دنیا مذہبی اصولوں کو اپنائیگی اتنی ہی جلدی راحت و اطمینان حاصل کرے گی آج کی دنیا مذہب سے دور ہے زبان پر صرف مذہب کا نام ہے لیکن اس پر عمل نہیں ہے اور قوموں کو چھوڑ دیں مسلمانوں کو دیکھیں نوجوان طبقہ اسلامی اصولوں سے کوسوں دور ہے۔ جیسا کہ میں مضمون میں ذکر کر آیا ہوں۔ اسلام نے نماز حقوق اللہ میں ایک اہم عبادت رکھی ہے جو انسانی مشینری کے فساد کو دور کرتی ہے لیکن نوجوان میلان کی زبان سے یہ سننا جاتا ہے کہ یہ چیزیں نعوذ باللہ outdated ہیں اور اس نئی دنیا میں جسے وہ Sputnik Age بتاتے ہیں fit نہیں ہیں حالانکہ اگر یہ نوجوان اس امر پر غور کریں کہ انسانی مشینری کی ساخت تو اس سے کہیں زیادہ sophisticated ہے پھر وہ اس Sputnik پر بھی غور کریں کہ انسان نے یہ خود بنا لیا اور چاند یا وینس تک بھی پہنچ گیا لیکن کیا دنیا کا خلفشار۔ شر و فساد۔ خونریزیاں۔ عداوت۔ دشمنی اور خود غرضی وغیرہ ختم ہو گئیں۔ آج میڈیکل سائنس بھی اپنی عروج کو پہنچ چکی ہے لیکن کوئی ایسا ڈاکٹر نہیں جو ایسی آواز دے کہ انسان جھوٹ بولنا چھوڑ دے خیانت کرنا چھوڑ دے۔ غرور و تکبر سے اعراض کرنے لگے لغو اور فحش باتوں سے اجتناب کرنے لگے اگر Sputniks اور دیگر سائنسی ایجادات کے نتیجہ میں ان باتوں کا خاتمہ ہو جاتا تو ہمارے نوجوانوں کی بات قابل قبول ہوتی۔

لیکن ہم اس کے بالکل برعکس دیکھ رہے ہیں۔ انسان نے اپنی بنائی ہوئی مشینری پر تو ضرور قابو حاصل کر لیا لیکن انسانی مشینری کنٹرول سے باہر ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ سائنسی ایجادات بجائے کسی تعمیری کام کے کرنے کے تباہی کے کام کر رہی ہیں پس انسانی مشینری کی درستی سب سے پہلے ضروری ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہم انسانی مشینری کے خالق — خالق انسان و خالق فطرت کے بتائے ہوئے تمام اصولوں اور قوانین کے مطابق عمل کرنے لگیں اور اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو انسانی مشینری میں بگاڑ بڑھتا جائے گا اور نتیجۃً ہمارے سامنے بیشمار پیچیدگیاں آتی جاتی ہیں مذہب انسانی مشینری کو استوار رکھتا ہے وہ ایک طرف انسان کا خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرتا ہے۔

دوسری طرف اخلاق حسنہ پیدا کر کے انسان کے اندر انسانیت پیدا کرتا ہے ایک انسان اور حیوان کے درمیان مابہ الامتیاز یہی امر ہے کہ مذہب کے اصولوں پر عمل کر کے ایک انسان با اخلاق با خدا اور خدا نما انسان بن جاتا ہے اور مذہب کے اصولوں کو چھوڑ کر انسان اور حیوان میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں رہتا۔

مذہبی کتابوں میں لکھا ہے کہ:—

کھانا کھانا۔ سونا۔ ڈرنا مرد و عورت کا آپس میں ملنا یہ باتیں حیوان اور انسان دونوں میں پائی جاتی ہیں۔ انسان اور حیوان میں مابہ الامتیاز چیز دھرم (مذہب) ہے جو شخص دھرم کے اصولوں پر چلنے والا ہے وہ انسان کہلانے کا مستحق ہے لیکن دھرم کے اصولوں کو چھوڑنے والا حیوان کی طرح ہے۔ شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے کہا ہے

ہم نے یہ مانا مذہب جان ہے انسان کی
اور اس کے دم سے قائم شان ہے انسان کی
روح کا جوہر نکھرتا ہے اسی تدبیر سے
آدمی سونا بن جاتا ہے اس اکسیر سے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مذہب کے اصولوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے آمین

دعائے نعم البدل

مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فرزند عزیزم چوہدری نور احمد صاحب ناصر ایم۔ اے بی ایڈ سیکنڈ ماسٹر سلیم ماڈل سکول لاہور کے ہاں اپریشن سے ۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ لیکن افسوس کہ چند دن میں وفات پا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ عزیزم کی والدہ کو صبر جمیل عطا ہونے اور ان کی صحت و تندرستی اور نعم البدل کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین درویش قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) میرے لڑکے نعیم احمد سلیم فائینل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس پارٹ ون کا امتحان دلی یونیورسٹی سے دے رہے ہیں (امتحان ستمبر میں ہی شروع ہونے والے ہیں) بزرگان سلسلہ سے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ عذرا شمیم آرہ بہار

(۲) خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب عثمان آباد کو حکومت مہاراشٹر کی طرف سے SPECIAL EXICITIVE MAJISTRATE نامزد کیا گیا ہے اسی طرح موصوف کو ضلع کے سرکاری دواخانوں کی نگرانی اور مشاورتی کمیٹی کا رکن بھی نامزد کیا گیا ہے ان عہدوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے موصوف نے اس خوشی میں ۲۵/ روپے درویش فنڈ۔ شکرانہ فنڈ۔ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار: مظفر احمد فضل قادیانی

(۳) خاکسار کے برادر نسبتی عزیز تسلیم احمد شمس صاحب ابن مکرم عبد القدیر صاحب گنائی آف بھدرواہ۔ متھرا دیڑوزی کالج سے بی۔ وی۔ ایس سی اینڈ اے ایچ کے تیسرے سال کے امتحان میں کامیابی حاصل کر کے آخری سال میں آ گئے ہیں الحمد للہ جملہ احباب سے عزیز موصوف کے آخری سال میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۴) محترم برادرم شمس الدین صاحب میر آف یاری پورہ کشمیر کو بھی امسال متھرا ویٹرنری کالج میں داخلہ مل گیا ہے موصوف کی کامیابی و ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: عنایت اللہ قادیانی۔

(۵) مکرم عبد المجید بھٹی صاحب مقیم نائیجیریا اپنی جملہ مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور اپنے بچوں کے نیک و خادم دین اور خوش قسمت نیز ان کی درازی عمر کے لئے (۶) مکرم فضل کریم ڈار صاحب صدر جماعت احمدیہ جلنگھم انگلینڈ۔ جملہ احباب جماعت جلنگھم کی خیر و عافیت صحت و سلامتی اور ہر طرح کی خیر و برکت کے لئے (۷) مکرم ڈاکٹر عبد المنان صاحب مقیم امریکہ جملہ مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور اپنی محکمانہ ترقیات کے لئے (۸) مکرم محمود احمد صاحب مقیم انگلینڈ اپنے اہل و عیال کی خیر و عافیت اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں (ناظر بیت المال آمد قادیان)

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

اخویم محترم محمد مجید صاحب مرحوم کی یادیں

۱۹۵۲ء کا سال اور دسمبر کا مہینہ تھا۔ قادیان میں منعقد ہونے والے سالانہ جلسہ کی آمد آمد تھی۔ خاکسار دہلی میں بحیثیت انچارج مبلغ کام کر رہا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پروانے قادیان جانے کی غرض سے صبح و شام دہلی سے گزر رہے تھے۔ حسب معمول خاکسار انہیں خوش آمدید اور الوداع کہہ رہا تھا۔ ایک صبح کانپور سے چند احباب تشریف لائے۔ کانپور کے احمدی احباب سے میں اچھی طرح واقف تھا۔ لیکن ان میں مجھے ایک اجنبی دوست نظر آئے۔ جو شرفائے یوپی کا لباس شیروانی وغیرہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ گندمی کھلا رنگ۔ سیدھا مزاج۔ بات چیت میں نہایت شائستگی۔ خود ہی اپنا تعارف یوں کرایا۔ میں کانپور رہتا ہوں۔ میرا نام محمد مجید ہے پنجابی برادری سے تعلق ہے۔ احمدی نہیں ہوں۔ لیکن تحقیق کی غرض سے قادیان جا رہا ہوں۔ میرے ایک چھوٹے بھائی بنگلور کے احباب کے ساتھ قادیان پہنچ رہے ہیں۔ وہ بھی احمدی نہیں ان کا مدعا بھی تحقیق حق ہے۔ دہلی میں شام تک ان کا قیام رہا۔ جب مجھے فرصت ملتی میں ان کے پاس بیٹھ کر تبلیغی گفتگو کرتا۔ تعارف میں چونکہ انہوں نے پنجابی برادری کے الفاظ استعمال کئے تھے اس لئے ایک موقع پر میں نے پنجابی زبان میں بات چیت شروع کر دی۔ تو معذرت کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے آباؤ اجداد پنجابی تھے۔ اور ملتان کے علاقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ کے ہاتھ پر انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ اس لئے گو ہم پنجابی کہلاتے ہیں لیکن پنجابی زبان سے شناسا نہیں اور نہ ہی پنجابی زبان بول سکتے ہیں۔ پروگرام کے مطابق قادیان روانہ ہو گئے۔ ان کے چھوٹے بھائی محمد احمد صاحب بھی بنگلور سے قادیان پہنچ گئے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تقریریں سنیں۔ علمائے جماعت احمدیہ سے تبادلہ خیالات کیا اور تحقیق کی۔ بعد اختتام جلسہ کانپور واپس چلے گئے۔

قادیان میں بغرض تحقیق گئے تھے۔ جو بھی اثر انہوں نے لیا لیکن اس وقت فوراً بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ واپس کانپور پہنچے پر ان کی برادری کی طرف سے مخالفت کا ... طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ ... [illegible] ... قادیان ہو آئے ہیں۔ ... [illegible]

اسلام سے خارج اور نعوذ باللہ کافر ہو گئے ہیں۔ برادری والوں نے کانپور کے علماء کے ذریعہ نیز لکھنؤ سے علماء بلوا کر سمجھانے کا سلسلہ شروع کیا۔ اس مخالفت کے دور میں ہی ۱۹۵۳ء میں مکرم محمد مجید صاحب اور مکرم محمد احمد صاحب نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ ان کے بڑے بھائی محمد سعید صاحب بھی جماعت میں شامل ہو گئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے سب سے بڑے بھائی مکرم محمد رشید صاحب کو بھی جماعت میں داخل ہونے کی توفیق دی۔

مخالفت کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ اور جوں جوں مخالفت تیز ہوتی تھی انہی احمدیت پر استقامت بڑھتی جاتی تھی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے خاکسار کو کانپور پہنچنے کا ارشاد ہوا۔ خاکسار کے وہاں پہنچنے پر متعدد تبادلہ خیالات ہوئے۔ لیکچر ہوئے۔ اور تبلیغی مجالس کا قیام ہوا۔ میرے کانپور پہنچنے سے پہلے ہی بھائی محمد مجید صاحب کے قریبی رشتہ داروں نے مولوی منظور احمد صاحب نعمانی کو خصوصی طور پر لکھنؤ سے بلایا تھا۔ مولوی صاحب نے بھائی محمد رشید صاحب کے گھر پر تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف متعدد غلط باتیں بیان کیں۔ ان بھائیوں کا مطالعہ ابھی کم تھا اس لئے بعض باتوں کی یہ وضاحت نہ کر سکے۔ انہوں نے نعمانی صاحب سے وعدہ لیا کہ ہمارے مبلغ صاحب آئیں گے تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ اور نعمانی صاحب نے کہا ضرور آئیں۔ میرے کانپور پہنچنے پر یہ پروگرام بنایا گیا کہ نعمانی صاحب سے لکھنؤ جا کر ملا جائے اور ان کی باتوں کا جواب دیا جائے۔ چنانچہ خاکسار معیت بھائی محمد مجید صاحب و بھائی محمد احمد صاحب لکھنؤ پہنچے۔ نعمانی صاحب کے در دولت پر پہنچے تو پتہ چلا کہ نماز کے لئے مسجد گئے ہوئے ہیں۔ ہم تینوں مسجد پہنچے۔ بھائی محمد مجید صاحب نے مکرم نعمانی صاحب کو مسجد کے حجرہ میں جا کر ملے۔ اور اپنی آمد کا مدعا بتایا۔ نعمانی صاحب نے جماعت احمدیہ کے مبلغ کے ساتھ بات چیت کرنے سے قطعی انکار کر دیا۔ ... مکرم بھائی محمد مجید صاحب ... آپ خود ... میرے پاس قیام کریں ... بات چیت کریں گے۔ اس پر ان دونوں بھائیوں کو یہ یقین ہو گیا کہ مولوی صاحب نے کانپور کی تقریر میں جو باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کی تھیں ان میں ... معلوم نہیں ہوتی ورنہ اس وقت مولوی صاحب جرأت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے مبلغ کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتے اور ہمیں بھی کچھ تشفی ہوتی۔ بیعت کے بعد علماء کی مخالفت کے پیش نظر ان بھائیوں نے سلسلہ کے لٹریچر کا خود گہرا مطالعہ شروع کر دیا۔ اور مطالعہ کتب میں بھائی محمد مجید صاحب زیادہ دلچسپی لیتے تھے۔ اور باوجود تعلیم کم ہونے کے اچھا علمی مذاق رکھتے تھے۔ چنانچہ انہی ایام میں اظہار حقیقت اور انکشاف حقیقت دو کتابچے کانپور کی جماعت کی طرف سے شائع کئے گئے۔ انکشاف حقیقت نامی کتابچہ بھائی محمد مجید صاحب کے نام سے ہی شائع ہوا تھا۔ جس میں مولوی منظور احمد صاحب نعمانی اور رفاقت حسین صاحب کانپوری کی ہرزہ سرائیوں کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔ یہ کتابچہ مولوی منظور احمد صاحب نعمانی کو بھی خصوصی طور پر بھیجی گئی تھی۔ لیکن آج تک اس کا جواب ان کی طرف سے نہیں دیا گیا۔

پنجابی برادری کی مخالفت کو ان سب بھائیوں نے بڑی جرأت اور ہمت کے ساتھ برداشت کیا۔ بھائی محمد مجید صاحب کی بڑی بچی کا رشتہ بنگلور میں محترم جناب بی ایم عبد الرحیم صاحب مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کے صاحبزادے عزیز محمد اسد اللہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔ رخصتی کے موقع پر محترم بی ایم عبد الرحیم صاحب مرحوم بھی برات میں تشریف لائے۔ جناب بی ایم عبد الرحیم صاحب کے کاروباری تعلقات پہلے سے کانپور کے ساتھ تھے۔ اور وہ پہلے بھی کئی مرتبہ اپنے کاروبار کی غرض سے کانپور تشریف لا چکے تھے۔ پنجابی برادری کے بعض احباب کے ساتھ بھی ان کے کاروباری تعلقات تھے۔ پنجابی برادری کے ایک رئیس رفیق صاحب جنہیں گورو رفیق صاحب کے نام سے یاد کیا جاتا تھا ان کے ساتھ بھی جناب بی ایم عبد الرحیم صاحب مرحوم کے کاروباری تعلقات تھے۔ اور انہوں نے گورو رفیق صاحب کو کانپور میں اپنے لڑکے کی شادی کی اطلاع دیتے ہوئے ... تقریب رخصتی میں شامل ہونے کے لئے لکھا ہوا تھا۔ ادھر بھائی محمد مجید صاحب نے تقریب نکاح و رخصتی کے موقع پر اپنے قریبی عزیزوں اور برادری کے لوگوں کو بھی مدعو کیا تھا اور اپنی برادری کے دستور کے مطابق کھانا وغیرہ بھی تیار کیا تھا۔ لیکن نہ ہی گورو رفیق صاحب اس تقریب میں شامل ہوئے اور نہ ہی بھائی محمد مجید صاحب کی برادری کے لوگ شامل ہوئے۔ ... محمد بشیر صاحب ... جماعت احمدیہ ... پہلا موقع ... اس کا بہت احساس ہوا۔ اس موقع پر میں کانپور میں تھا اور میں نے ہی نکاح کا اعلان کیا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کی تقریب اور رنگ اب بدل گیا۔ اب آپ کانپور کی محدود برادری کو چھوڑ کر امام مہدی علیہ السلام کی انٹرنیشنل برادری میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس لئے آپ اپنی اس برادری کی عدم شمولیت کا احساس نہ کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی اس قسم کی تقاریب میں احمدی برادری کے لوگ شامل ہوا کریں گے۔ کیونکہ آپ نے بچیوں کی شادیاں بھی اب احمدیوں میں ہی کرنی ہیں۔ چنانچہ جب آپ نے دوسری بچی محترمہ تسنیم بیگم صاحبہ کا رشتہ مکرم منظور احمد صاحب سنوری ناظر تعلیم سے کیا تو قادیان سے اور دوستوں کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی شامل ہوئے۔ اور موصوف نے نکاح بھی پڑھا۔ آپ اس پر بہت خوش ہوئے۔ بعد میں جو انہوں نے شادیاں کیں ان میں برادری کو دعوت ضرور دے دیتے۔ جو برادری کے لوگ شامل ہوتے انہیں خوش آمدید کہتے اور جو شامل نہیں ہوتے تھے ان پر کوئی گلہ نہیں کرتے تھے۔

سولیجہ برادران کے جماعت میں شامل ہونے کے بعد جماعت احمدیہ کانپور میں بڑی بیداری پیدا ہوئی۔ ان سب بھائیوں نے اور دیگر احباب نے جماعتی کاموں میں خوب دلچسپی لی۔ تربیتی اور تبلیغی کاموں میں خوب جوش پیدا ہوا۔ صوبہ یوپی میں سالانہ کانفرنسوں کا آغاز کانپور کی جماعت سے ہوا۔ جس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ اور ان کانفرنسوں سے سارے صوبہ یوپی میں بیداری کی لہر دوڑ گئی۔ اس لحاظ سے سارے صوبہ یوپی میں بیداری پیدا کرنے کا سہرا جماعت احمدیہ کانپور اور بالخصوص سولیجہ برادران پر ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

بھائی محمد مجید صاحب جماعت احمدیہ کانپور کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے اور ... [illegible] ... اور خوب کام کیا۔ اپنا نمونہ بہت اچھا پیش کیا۔ اور میں تو سمجھتا ہوں لوگ پیچھے آ کر بہتوں سے آگے بڑھ گئے۔ ہر قسم کے چندہ جات میں ہمیشہ صف اول میں رہے۔ آخری ایام میں کاروبار کافی گر گیا تھا لیکن چندہ جات میں کمی نہ آنے دی ... کے بہت ہی پابند تھے۔ ... دعائیں کرنے کے عادی تھے۔ ... اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر تھے۔ ان کے والد بزرگوار پانچوں نمازیں باجماعت مسجد میں ادا کرتے تھے۔ ... رشتہ داروں نے ان کی وفات ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام ... [illegible]

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل [illegible] شائع [illegible] اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۲۳۹۹ا۔ میں مبارکہ شاہین بنت مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر تقریباً بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں صرف کان کی دو عدد سونے کی بالیاں قیمت ۳۰/- روپے ایک عدد گھڑی قیمت ۱۵/- روپے میرے پاس ہے۔ اور مبلغ دس روپے ماہوار مجھے جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں۔ میں اپنی جملہ منقولہ جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو دونگی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامستے	گواہ شد
برکت علی انعام درویش قادیان	مبارکہ شاہین	عبد القدیر ناظر بیت المال خرچ

وصیت نمبر ۱۲۴۰۰ا۔ میں منصورہ عصمت بنت مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر تقریباً اٹھارہ (۱۸) سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں منقولہ جائیداد میں صرف کان کی دو عدد سونے کی بالیاں قیمت ۳۰/- روپے ایک عدد گھڑی قیمت [illegible] روپے میرے پاس ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ دس روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں۔ میں اپنی جملہ منقولہ جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو دونگی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامستے	گواہ شد
برکت علی انعام درویش	منصورہ عصمت	عبد القدیر ناظر بیت المال خرچ

درخواست دعا

۱۔ [illegible] عبد الرحیم صاحب [illegible] بالسو (کشمیر) [illegible] مورخہ [illegible] ستمبر [illegible] کو اپنے [illegible] اور تعمیر شروع کی ہے۔ موصوف اس موقع پر مبلغ [illegible] روپے [illegible] روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے جملہ درویشان کرام اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ یہ مکان ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے [illegible] برکت [illegible] آمین۔ خاکسار۔ جاوید اقبال اختر [illegible] تبلیغی [illegible] (کشمیر)

۲۔ [illegible] درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ اور قارئین بدر سے درخواست ہے کہ ہماری بڑی [illegible] فائنل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان دے رہی ہے۔ امتحان مورخہ [illegible] سے شروع ہو چکے ہیں۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اسے [illegible] کامیابی عطا کرے اور اپنی خاص رحمتوں و برکتوں سے نوازے آمین۔ [illegible] فنڈ میں مبلغ [illegible] روپے ادا کر دی ہوں۔

خاکسار۔ عذرا شمیم آرہ۔ بہار۔

بنگال میں تین افراد قبول احمدیت

[illegible] تین [illegible] احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ [illegible] مولوی [illegible] صاحب ہیں جو [illegible] زیر تبلیغ تھے [illegible] فیض الاسلام [illegible] احمدیت کی حقیقت [illegible] سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں [illegible] تینوں نو احمدی نہایت ہی جوشیلے اور مستعد اور تبلیغی شوق و جذبہ رکھنے والے نوجوان ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں صبر و استقامت بخشے اور دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی سعادت بخشے۔ آمین

خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

آندھرا پردیش میں دو افراد قبول احمدیت

جناب عبد العزیز خان صاحب مرحوم جو میسور اسٹیٹ میں انسپکٹر جنرل پولیس کے اعلیٰ عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں ان کا خاندان کافی وسیع اور بفضلہ تعالیٰ تعلیمیافتہ ہے گزشتہ دو سالوں میں ان کے تین نواسے مکرم محمد عزیز احمد صاحب انجنیئر مقیم شکاگو (امریکہ) مکرم محمد وقار احمد صاحب انجنیئر اور مکرم محمد رفیع احمد صاحب بی کام کو قبول احمدیت کی توفیق مل چکی ہے اور بفضلہ تعالیٰ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا قابل قدر جذبہ رکھتے ہیں۔

اب حال ہی میں محترم عبد العزیز خان صاحب مرحوم آئی جی پی کی صاحبزادی محترمہ تاج النساء بیگم صاحبہ اور نواسی محترمہ بریسیس کوثر صاحبہ نے بھی بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت سے درخواست ہے ان کی استقامت اور ایمان و اخلاص میں ترقی کیلئے دعا فرماویں نیز ان کے خاندان کے جملہ ذی اثر احباب تک بھی پیغام حق پہنچایا جا رہا ہے۔ ان کی ہدایت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد۔

محترم محمد مجید صاحب مرحوم کی یاد میں

بقیہ صفحہ ۹

بھائی محمد مجید صاحب خلافت سے [illegible] تعلق رکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے بہت خواہش مند تھے۔ میں نے انہیں کئی دفعہ کہا کہ وہ پاسپورٹ بنا کر ربوہ کے جلسہ میں شمولیت کریں۔ کاروباری حالات نے ان کو اجازت نہ دی۔ خاندان مسیح موعود علیہ السلام سے بڑی محبت تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ سے قلبی لگاؤ تھا۔ تبلیغی سلسلہ اور مرکز سے آنے والے ہر نمائندے کا بہت احترام کرتے تھے۔ بہت ہی مہمان نواز تھے۔

برادری کی مخالفت آخر تک جاری رہی اور سسرالی رشتہ داروں سے تو تقریباً تعلق ختم ہی ہو چکا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بڑی استقامت فرمائی۔ حتیٰ کہ آپ کی اہلیہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے [illegible] لڑکیاں اور ایک لڑکا عطا فرمایا تھا۔ لڑکیوں کو خصوصیت سے [illegible] تعلیم دلوائی [illegible] اور لڑکے کا رشتہ خود اپنے ہاتھوں سر انجام دیا۔ اب دو بچیاں [illegible] شادی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی بہتر انتظام فرما دے۔ آمین۔ جماعت احمدیہ کانپور میں بھی ان کی وفات کی وجہ سے کافی خلا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو پُر کرے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار۔ بشیر احمد دہلوی۔ (ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان)

درخواست دعا

خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی اور ان کی جملہ پریشانیوں کی دوری کے لئے۔ نیز خاکسار کے بھوٹے بھائی نے ایک احمدی بھائی کے ساتھ شراکت میں ایک نیا کاروبار کھولا ہے اس میں برکت اور ترقی کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر [illegible]

ضروری ہدایات بسلسلہ انتخاب

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کے عہدہ کی معیاد ۸۰-۶-۳۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ لہٰذا اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ تین سال ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۳ء کے لئے عہدیداران جماعت کا انتخاب کروا کر نظارت ہذا سے منظوری کرلی جانی ضروری ہے۔

اس لئے جملہ امراء و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے نئے عہدیداران کا انتخاب قواعد کے مطابق کروا کر اس کی مفصل رپورٹ نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ انتخاب کروانے سے قبل وہ قواعد انتخاب کا بغور مطالعہ کرلیں اور بوقت انتخاب ان کو ملحوظ رکھیں۔ (قواعد کی کاپی عنقریب بھجوائی جارہی ہے) جس کا خلاصہ یہ ہے:-

۱۔ جملہ عہدیداران کا قرآن کریم باترجمہ جاننا ضروری ہے۔

۲۔ جملہ عہدیدار باشرح چندہ ادا کرنے والے ہوں اور بقایا دار نہ ہوں۔

۳۔ ایسے افراد کو ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ جو باشرح چندہ ادا کرنے والے ہوں اور چھ ماہ سے زائد کے بقایا دار نہ ہوں۔

۴۔ زیر تعزیر افراد کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہے۔

۵۔ جن جماعتوں میں امراء کا انتخاب ہوگا وہ پہلے ممبران مجلس کا انتخاب کروا کر نظارت علیا سے منظوری حاصل کرلیں اور اس کے بعد عہدیداران جماعت کا انتخاب کرنے کی کارروائی عمل میں لائیں۔

چونکہ ابھی چند ماہ باقی ہیں۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ اگر کوئی کمی ہے تو اس کو پورا کرلیں۔ مثلاً جو افراد قرآن کریم باترجمہ نہیں جانتے وہ ترجمہ سیکھیں اور جو بقایا دار ہیں وہ بقایا ادا کردیں۔ تاکہ ان کو ووٹ کا حق مل سکے۔

اُمید ہے جملہ جماعتیں اس کے مطابق کارروائی عمل میں لا کر ممنون فرمادیں گی۔

ناظر اعلیٰ قادیان

اخبار قادیان

٭ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ۔ قائم مقام امیر مقامی قریباً دس روز سے بخار کی وجہ سے بیمار تھے اب بخار تو اتر چکا ہے لیکن کمزوری بہت ہے احباب موصوف کی کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

٭ گذشتہ دنوں مکرم محمد ابراہیم صاحب خالب درویش کا چھوٹا بچہ مکان کی دوسری منزل سے نیچے گر گیا اندرونی طور پر کافی چوٹ آئی ہے مقامی طور پر علاج کروایا جارہا ہے اب بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو ہر نقصان و نقص سے محفوظ رکھے اور کامل صحت دے کر والدین کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔

٭ مکرم یوسف خالد صاحب آف میرالیوں متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ مقامات مقدسہ کی غرض سے مورخہ ۹-۹-۴ کو قادیان تشریف لائے اور ۹-۹-۱۶ کو واپس تشریف لے گئے۔

٭ مدرسہ احمدیہ قادیان موسمی تعطیلات کے بعد مورخہ ۱۶ ستمبر کو کھل چکا ہے۔

ڈاکٹر سید منصور احمد کلینک مظفر پور (بہار) میں

پریکٹس کا نادر موقع!

ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب کا کلینک، مظفر پور (بہار) میں قریباً نصف صدی سے بنی نوع انسان کی خدمت کر رہا ہے اور پورے علاقہ میں اس کی شہرت اچھی ہے۔ اس اثر کو لمبے عرصہ تک قائم رکھنے کے لئے اور محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے تعاون کے لئے ہمیں ایک نوجوان احمدی ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو ڈاکٹر صاحب کے ساتھ پریکٹس کرے اور اپنی محنت اور لگن سے اس علاقے میں اپنا ایک مقام بنالے۔ انشاء اللہ چند سالوں میں ہزاروں روپے ماہوار آمدنی کی امید ہے — Exray Clinic اور Pathological Laboratory بھی قائم کیا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی احمدی ڈاکٹر یہاں پر پریکٹس شروع کرنے کے خواہشمند ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر مجھ سے خط وکتابت کریں۔ خاکسار: سید داؤد احمد "دی بھارت میڈیکل ہال" کلیانی۔ مظفر پور۔ بہار (پن ۸۴۲۰۰۱)

حضرت امام مہدی علیہ السلام — اپنے مولیٰ کے حضور میں!

(بقیہ اداریہ ص ۲)

حالانکہ اس میں فریق ثانی کا کچھ نقصان نہ تھا — !!

بہرحال ان دعاؤں کے بعد خدائے علام الغیوب کی طرف سے حضور علیہ السلام کے ساتھ جو سلوک ہوا۔ وہ دنیا کے سامنے اظہر من الشمس ہے۔ آپؑ کی عمر میں برکت دی گئی۔ آپؑ کی آواز کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا گیا اور ہزارہا نشان اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی صداقت کے ثبوت میں دکھلائے اور اب بھی دکھلا رہا ہے۔ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر ؛ میری جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

(محمد انعام غوری)

چندہ جلسہ سالانہ!

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں (۱/۱۰) حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصد ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہوسکے۔

لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ فرمادیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت ۔ مکرم میر ظفر احمد صاحب آف چرچرلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹-۹-۳ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مرزا محمود احمد صاحب درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ احباب بچے کی صحت و تندرستی والی لمبی عمر اور نیک و صالح بننے کے لئے دعا فرمادیں۔ میر ظفر احمد نے ۵/ روپے اعانت بدر اور ۵/ روپے میں صدقہ کی مد میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار: محمد ابراہیم خان صدر جماعت احمدیہ چرچرلہ

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES: 52325 / 52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ ومردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
چپل پروڈکٹس
۲۹/۳۲ سکھنیا بازار۔ کانپور (یوپی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS. 600004
Phone No. 75360.
آٹو ونگس

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی

احباب جماعتہائے احمدیہ مہاراشٹر اور جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۳-۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء کی تاریخوں میں بمبئی میں آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد ہوگی۔ جسمیں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان شرکت فرمائیں گے۔ کانفرنس کے افتتاح کے لئے جناب چیف منسٹر صاحب سے درخواست کی گئی ہے۔ نیز بمبئی کے میئر جناب راجہ جیبولکر صاحب مہمان خصوصی ہوں گے۔

★ — پروگرام کے مطابق ۱۳ اکتوبر بروز ہفتہ جلسہ پیشوایان مذاہب ۳ بجے بعد دوپہر بِرلا ماتُسری ہال چوپاٹی۔ بمبئی میں شروع ہوگا۔ ۱۴ اکتوبر بروز اتوار برلا ہال میں ہی "موجودہ زمانہ میں مذہب کی ضرورت" کے عنوان پر جلسہ، دس بجے صبح سے دو بجے دوپہر تک ہوگا۔ اور چار بجے سہ پہر سے سات بجے شام تک مستورات کا جلسہ ہوگا۔

★ — محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اعزاز میں استقبالیہ اور پریس کانفرنس کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

★ — ہندوستان کی تمام جماعتوں اور جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر کی خواتین و احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ غیر از جماعت دوستوں کو بھی شرکت کی تحریک کریں۔

★ — مہمانانِ کرام بمبئی سنٹرل" اسٹیشن پر اُتریں۔ انکے خیر مقدم کے لئے خدام الاحمدیہ کے نوجوان سٹیشن پر موجود ہوں گے۔

★ — قیام و طعام کا انتظام جماعت بمبئی کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق ہلکا سا بستر ہمراہ لائیں۔ قیام کے جماعتی انتظام کے علاوہ جو دوست اور فیملیز سہولت کی خاطر ہوٹل میں ٹھہرنا پسند فرمائیں وہ مبلغ انچارج کو رقم بھجوا کر ہوٹل میں ریزرویشن کروا سکتے ہیں۔

کانفرنس کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: غلام نبی نیاز فاضل۔ بی اے مبلغ سلسلہ
("الحق بلڈنگ" ۱۷ وائی ایم سی اے روڈ بمبئی نمبر ۸)

اُردو ٹیچر کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی جماعت ہائے نہم و دہم کو اُردو پڑھانے کے لئے ایک ایسے اُستاد کی ضرورت ہے جو اُردو ادب کی تدریس کا کسی قدر تجربہ رکھتا ہو۔ سابق میں بالعموم ہائی سکولوں میں اس غرض کے لئے مولوی فاضل، منشی فاضل، ادیب فاضل اساتذہ کی خدمات حاصل کی جاتی تھیں۔ جن کو ان کے مقررہ گریڈ میں مشاہرہ دیا جاتا تھا۔ لہٰذا اس اہلیت اور علمیت کے خواہشمند احمدی اساتذہ اپنے مفصّل کوائف کے ساتھ نظارت ہٰذا سے رجوع کریں۔ تاکہ ان کے معاملہ پر غور کیا جا سکے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اعلان

جماعتِ احمدیہ کلکتہ ایک ٹیلیفون ڈائریکٹری شائع کر رہی ہے۔ اس لئے ہندوستان کے جن دار التبلیغ میں ٹیلیفون ہوں۔ اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے جن عہدیداران کے ہاں ٹیلیفون ہوں۔ وہ اپنے ٹیلیفون نمبرز اور مفصّل پتہ جات سے حسبِ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

پتہ :-

MR. NASEER AHMAD BANI.
AUTO TRADERS - 16, MANGOE LANE,
CALCUTTA - 700001.

خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا

سالانہ اجتماع

مورخہ ۵ - ۶ - ۷ اکتوبر کو منعقد ہوگا!

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا دوسرا اور اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا پہلا سالانہ اجتماع مذکورہ تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال اپنی مجالس کی نمائندگی فرمائیں۔ اس اجتماع میں مندرجہ ذیل ورزشی اور علمی مقابلہ جات ہوں گے۔ اس کے مطابق آنے والے نمائندگان ابھی سے تیاری کریں۔

اس سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے والے خدام و اطفال دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو قبل از وقت اپنی آمد اور پروگرام میں شمولیت کے بارے میں تفصیلی اطلاع ضرور بھجوائیں۔

علمی مقابلہ جات :

مقابلہ تلاوتِ قرآن مجید و نظم خوانی۔ پرچہ ذہانت۔ مشاہدہ و معائنہ۔ پیغام رسانی۔ و مقابلہ تقاریر

عنواناتِ تقاریر برائے خدام معیار اوّل و دوم :

(۱) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
(۳) خلافت کی برکات۔ (۴) صحابہؓ آنحضرت صلعم کی جاں نثاریاں۔
(۵) تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک۔ (۶) خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

عنواناتِ تقاریر برائے اطفال معیار اوّل و دوم :

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں پر احسانات۔ (۲) احمدی بچوں کی ذمہ داریاں
(۳) مساجد و مجالس کے آداب۔ (۴) اطاعتِ والدین
(۵) علم کی فضیلت۔ (۶) تندرستی ہزار نعمت ہے۔

ورزشی مقابلہ جات :

فٹ بال۔ والی بال۔ رسّہ کشی۔ کبڈی۔ رنگ۔ ہائی جمپ۔ لانگ جمپ۔ دوڑیں اطفال کی بعض دلچسپ کھیلیں۔

نوٹ ۱ ورزشی مقابلہ جات میں باہر سے آنے والے خدام، انفرادی اور ٹیموں کی صورت میں حصہ لے سکتے ہیں۔

نوٹ ۲ جملہ مقابلہ جات میں وہی خدام و اطفال حصہ لے سکیں گے جنہوں نے خدام و اطفال کے دینی امتحان میں شمولیت کی ہوگی۔

نوٹ ۳ پرچہ ذہانت میں ہر خادم کی شمولیت ضروری ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواستِ دعا

مکرم زاہد احمد صاحب ابن مکرم شاہ محمد تسنیم صاحب آرہ، پری انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ داخلہ ملنے اور اس لائن میں کامیابی کے لئے وہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار:
منصور احمد چیمہ بی۔اے
کارکن نظارت جائیداد قادیان

مضامین ایڈیٹر کے نام ارسال فرمائیں اور ترسیل زر و تبدیلی ایڈریس وغیرہ امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں